(الف) (۱) (ب)

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام فلسفہ وحدت الوجود اور وحدت الشہود کے بارے میں اور قلندر ولی اللّٰہی کیا ہے۔ ۶/۲۱ ۲۳ ٥٦٥ ٦٩

(۲)

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اور علمائے حق بیچ اس مسئلہ کے ایک شخص سود خور ہے وہ اپنا مکان مسجد بنانے کے لیے وقف کرتا ہے۔ اور مسجد تعمیر کے بعد پانچ وقت کی نماز باجماعت پڑھی جاتی ہے۔ یہ مکان اس کو اس کے والد صاحب نے حصے میں دیا تھا کیا ایسے شخص کی وقف کی ہوئی جگہ میں نماز ہو جاتی یا نہیں اور یہ معلوم ہو جانے کے بعد کوئی شخص وہاں امامت کرا سکتا ہے یا نہیں ۶/۳۱ ۲۰۲ خلیل قریشی

(3)

کیا مشت زنی کو زنا میں تصور کیا جاتا ہے؟ ۔ اسلامی نقطہ نظر سے ایسا کرنے والا شخص اس کا کفارہ کیسے ادا کرے۔

نوٹ: حضرت میں نے آپ کو پہلے بھی عرض کیا تھا کہ فتویٰ شہداء کی اقسام دہشت گردی میں قتل کیے جانے والوں کے متعلق حکم والا کی ایک عدد کاپی اس جواب کے ساتھ عنایت فرما دے آپ حضرات کی بہت نوازش ہوگی۔ جواباً منتظر ہوں

احقر خلیل قریشی علی پور ضلع مظفر گڑھ

رجسٹر نقل فتاوی جامعہ دارالعلوم کراچی

عنوان	تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاوی	فتوی نمبر مع رجسٹر نمبر

مسئلہ وحدۃ الوجود و وحدۃ الشہود کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

الف ــــ پہلے ہمیں بطور تمہید یہ سمجھنا چاہیئے کہ مسئلہ وحدۃ الوجود و وحدۃ الشہود مسائل کشفیہ میں سے ہے کسی نص کا مدلول نہیں ہے، یہ ان اعتقادی مسائل میں سے نہیں ہے جنکے ثبوت یا بطلان کا اعتقاد رکھنا واجب ہے بلکہ اس مسئلے میں مشغول ہونے اور اسمیں غور وفکر سے اجتناب کرنا چاہیئے کیونکہ یہ بہت باریک مسئلہ ہے بسا اوقات اسمیں غور وفکر گمراہی کی طرف لیجاتی ہے، اس باریک مسئلہ میں وہ طریقہ اختیار کرنا چاہیئے جو ہمارے اسلاف نے اختیار کیا کہ اسکی حقیقت اللہ تعالیٰ کے سپرد کیجائے (تکملۃ فتح الملہم ص۱۲۸ ج۴) ۔

اس تمہید کے بعد مختصر طور پر مسئلہ وحدۃ الوجود و وحدۃ الشہود ذکر کیا جاتا ہے وہ یہ کہ راہ معرفت میں ایک مقام ایسا آتا ہے کہ جو سالک اس مقام پر پہنچتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ جو کچھ بھی اس عالم میں موجود ہے وہ ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہے اور تمام کائنات ایک ہی وحدت سے وابستہ ہیں جب یہ حالت غلبہ پالیتی ہے تو پھر سالک کی نظروں سے اشیاء کی کثرت غائب ہوجاتی ہے یہاں تک کہ خود اسکا وجود بھی اسکو محسوس نہیں ہوتا اور صرف ایک ذات حق کے علاوہ دوسری ہر چیز حتی کہ اسکا اپنا وجود بھی اسکی نظروں میں کالعدم ہوجاتا ہے اس کیفیت کو "وحدۃ الوجود" کہتے ہیں، حضرت مجدد الف ثانی رح کی تحقیق یہ ہے کہ اشیاء معدوم نہیں ہوتیں وہ سب اپنی جگہ موجود رہتی ہیں البتہ سالک کو غلبۂ توحید کی وجہ سے کثرت سے ایک قسم کا ذہول ہوجاتا ہے کیونکہ اسکی توجہ ذات حق کی طرف ہوجاتی ہے جیسے آسمان پر ستارے کہ آفتاب طلوع ہوتے ہی نظروں سے غائب ہوجاتے ہیں حالانکہ اپنی جگہ موجود ہوتے ہیں اسکو "وحدۃ الشہود" کہتے ہیں یعنی سوائے ذات حق کے اور کچھ مشاہد نہیں ہوتا ـــــ اس سے معلوم ہوا کہ وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود میں اختلاف لفظی ہے ۔ (ملخص از شریعت و تصوف للتھانوی رح ص۳۱۰ و آئینہ سلوک ص۱۰۲) ۔

فکر ولی اللہی سے کیا مراد ہے؟

ب ــــ فکر ولی اللہی حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رح کی طرف منسوب ایک تنظیم کا نام ہے یہ لوگ حضرت شاہ صاحب رح کے نام کی آڑ میں اشتراکی نظریات کا پرچار کررہے ہیں، اس تنظیم کی طرف منسوب بعض حضرات کیطرف سے وقتاً فوقتاً لٹریچر شائع ہوتے رہتے ہیں جسمیں اس تنظیم کے نظریات کا ذکر ہوتا ہے ان میں بعض نظریات غلط اور بعض انتہائی مخدوش اور خطرناک ہیں، ان میں سے بعض نظریات یہ ہیں (۱) مقصود اصلی قیام خلافت ہے جب تک خلافت کا قیام نہ ہو اس وقت تک ایمان، اعمال، عبادات سب کچھ بیکار ہیں (۲) اللہ تعالیٰ بغیر اسباب کے کچھ نہیں کرسکتا (معاذ اللہ) (۳) امام مہدی کا تصور وعقیدہ محض مردہ قوموں کا تخیل ہے وغیرہ، لہذا اس تنظیم میں شامل ایسے عقائد ونظریات کے حامل حضرات سے میل جول

ـــــ جاری ہے

اور اختلاط سے اجتناب کرنا چاہیئے (ماخذہ تبویب بتغیر کثیر) ۔

۲۔ صورت مسئولہ میں شخص مذکور کو والد کی طرف سے جو مکان حصہ میں ملا ہے وہ مکان مسجد کیلئے وقف کردیا تو اس وقف شدہ جگہ میں نماز پڑھنا درست ہے اور وہاں امامت کرنا بھی صحیح ہے کیونکہ وقف شدہ جگہ سودی کمائی سے حاصل نہیں ہوئی بلکہ والد سے حصہ میں ملی ہے لہذا اس جگہ کے وقف ہونے کے عدم جواز کی بظاہر کوئی وجہ نہیں ہے ۔

في الهندية ص۳۴۳ ج۵ ۔

آكل الربا وكاسب الحرام أهدى إليه أو أضافه و
غالب ماله حرام لا يقبل ولا يأكل مالم يخبره أن ذلك
المال أصله حلال ورثه أو استقرضه وان كان غالب ماله
حلال لا بأس بقبول هديته والاكل منها كذا في الملتقط ۔

۳۔ مشت زنی زنا نہیں ہے لیکن ناجائز اور گناہ کبیرہ ہے اسکی مذمت قرآن کریم میں اشارۃً اور احادیث طیبہ میں صراحۃً آئی ہے، قرآن کریم کا ارشاد ہے:۔

فمن ابتغى وراء ذلك فاولئك هم العادون (الآية)
یعنی جو لوگ اپنی بیویوں اور شرعی باندیوں کے ساتھ ضابطے
کے مطابق تسکین شہوت کے علاوہ اور کسی ناجائز طریقہ سے
شہوت رانی میں مبتلا ہوتے ہیں وہ حد سے نکلنے والے ہیں ۔
(المومنون پارہ نمبر ۱۸) ۔

حضرات مفسرین رحمہم اللہ نے لکھا ہے کہ مشت زنی بھی اس آیت کی وعید میں داخل ہے ۔

حدیث شریف میں ہے کہ:۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سات قسم کے لوگوں کی طرف رحمت کی
نظر سے نہیں دیکھیں گے اور نہ انہیں پاک کریں گے اور نہ انھیں
باقی مخلوقات کے ساتھ (میدان حشر میں) جمع کریں گے بلکہ سب سے
پہلے جہنم میں جانے والوں کے ساتھ ان کو جہنم میں داخل کر
دیں گے ان میں ایک مشت زنی کرنے والا بھی ہے (اعلاء السنن ص۲۴۳ ج۱۱) ۔

مشت زنی کا کوئی مستقل کفارہ نہیں ہے بلکہ اسکے کرنے والے پر اس فعل سے توبہ و استغفار کرنا واجب ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب

حنیف الرحمٰن الکی
دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴
۱۸/۶/۱۴۲۳ھ

الجواب صحیح
[signature]
۱۹/۶/۱۴۲۳ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۱۹/۶/۱۴۲۳ھ

۱۹ جمادی الثانیہ ۱۴۲۳ھ